سورة العصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۙ ١

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ ٢

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ ۵ وَ

تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ ٣

زمانے کی قسم، انسان درحقیقت بڑے خسارے میں ہے، سوائے اُن
لوگوں کے جو ایمان لائے، اور نیک اعمال کرتے رہے، اور ایک دوسرے کو
حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے

مطالعہ حدیث

عَنْ عبداللہ بِنْ حِصْن الدَّارِمِیِّ أَبِی مَدِینَةَ قَالَ :

كَانَ الرَّجُلانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَيَا لَمْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَقْرَأَ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ: وَالْعَصْرِ إِنَّ الإِنْسَانَ لَفِی خُسْرٍ، ثُمَّ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ.

أخرجه الطبراني في الأوسط (2 / 11 / 2 / 5256) وصححه الألباني في السلسلة الصحيحة (6 / 307)

اصحابِ رسول ﷺ میں سے دو آدمی ایک دوسرے سے ملتے تو اس وقت تک جدا نہ ہوتے جب تک ایک دوسرے کو سورۃ عصر نہ سنا لیتے اس کے بعد وہ ایک دوسرے کو سلام کرتے اور ایک دوسرے سے رخصت ہو جاتے

سورة العصر

سورۃ العصر کے بارے میں امام شافعیؒ کے اقوال

- لَوْ تَدَبَّرَ النَّاسُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ لَوَسِعَتْهُمْ
  - اگر لوگ اس سورت پر ہی تدبر کریں تو یہ ان کی ہدایت کے لیے کافی ہو جائے گی
- لَوْ لَمْ يُنَزَّلْ مِنَ الْقُرْآنِ سِوَاهَا لَكَفَتِ النَّاسِ
  - اگر اس سورت کے علاوہ قرآن میں کچھ بھی نازل نہ ہوتا تو بھی یہ سورت لوگوں کی ہدایت کے لیے کافی تھی

سورة العصر

- پہلی آیت کے لفظ **العصر** کو اس کا نام قرار دیا گیا ہے
- **زمانۂ نزول**۔ کچھ مفسرین (مجاہد، قتادہ اور مقاتل) نے اسے مدنی کہا ہے
- مفسرین کی عظیم اکثریت اسے مکی قرار دیا ہے اور اس کا مضمون یہ شہادت دے رہا ہے کہ یہ مکہ کے بھی ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہو گی جب اسلام کی تعلیم کو مختصر اور انتہائی دل نشین فقروں میں بیان کیا جاتا تھا، تاکہ سننے والے ایک دفعہ ان کو سن کر بھولنا بھی چاہیں تو نہ بھول سکیں
- **موضوع اور مضمون**۔ انسان کی فلاح کا راستہ کون سا ہے اور اس کی تباہی و بربادی کا راستہ کون سا ۔اس صراط مستقیم کی صریحاً نشان دہی کر دی گئی جس پر چل کر انسان کامیاب زندگی گزار سکتا ہے۔

سورۃ العصر

- سورۃ العصر - قرآن الکریم کی مختصر ترین سورت - لیکن اس قدر جامع کہ نہ صرف انسانیت کے عروج وزوال کی پوری تاریخ اس میں سمٹ کر آ گئی
- چند کلمات میں دستور حیات کو قلم بند کر دیا گیا ہے
- یہ دستور حیات پوری انسانیت کے لئے ہے
- یہ حقیقت تمام زمانوں کے لیئے کہ انسان کی کامیابی کا راستہ صرف ایک ہی ہے، ایک ہی راستہ نجات کا ہے جسے یہاں پیش کر دیا گیا ہے
- صحیح راستے کے نشانات صرف وہی ہیں جو اس سورت میں قلم بند ہیں
- اس کے سوا جس قدر راستے اور طریقے ہیں وہ سب ٹیڑھے اور تباہی کے ہیں
- فقط ایمان، عمل صالح، حق کی وصیت اور صبر کی تلقین کی راہ ہی درست راہ

سورة العصر

- علمائے قرآن نے اسے قرآن کی جامع ترین سورت قرار دیا ہے
- کیسے ؟
- قرآن مجید کا مقصدِ نزول انسان کی ہدایت ورہنمائی ہے - دنیا میں زندگی بسر کرنے کا صحیح طَریقہ بتانا اور صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرنا
- انسان کی ہدایت ورہنمائی اور اس کی دائمی اخروی کامیابی کا مکمل سامان اس سورت میں موجود- قرآن مجید کا پورا شجرۂ طیبہ اس سورت میں
- زمانہ اور اس کی ہر چیز کو گواہ بنا کر لگی لپٹی رکھے بغیر واضح کر دیا کہ فلاح و نجات کا راستہ کیا ہے اور بربادی وہلاکت کے راستے کون سے ہیں؟

سورة العصر

- **سورۃ کی اہمیت**
- صحابہ کرامؓ کا طرز عمل (ابومزینہ دارمیؓ کی روایت طبرانی (معجم الاوسط) امام بیہقی (شعب الایمان) میں
- امام شافعیؒ کے اقوال - امام ابن کثیرؒ نے نقل کیئے
- امام حمید الدین فراہیؒ نے اس سورۂ مبارکہ کو قرآن مجید کے **جوامع الکلم** میں سے شمار کیا ہے
- مولانا عبدالباری ندوی نے اس سورۂ مبارکہ کی بنیاد پر "مسلمانوں کا نظامِ تعلیم وتربیت" کے عنوان سے ایک خاصی ضخیم کتاب تصنیف کی
- اس سورۃ کے مضامین کو بیان کرنے کا حق ایک پوری کتاب میں بھی مشکل سے ادا کیا جاسکتا ہے (تفہیم القرآن)

سورۃ العصر

آیات ۱ تا ۲

زمانہ گواہ ہے کہ بنی نوع انسان یقینی خسارے
میں ہے

آیت ۳

ایمان، عمل صالح، حق کی نصیحت اور صبر کی
تلقین سے انسان اس یقینی خسارے سے بچ
سکتا ہے

وَالْعَصْرِ ۙ ①

وَالْعَصْرِ - قسم ہے زمانے کی   By the time

- وَ : قسمیہ
- عَصْر (اسم)- وقت یا زمانہ
- ایک خاص وقت جو زوالِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک کا ہوتا ہے جب سورج تیزی سے گزرتا ہوا محسوس ہوتا ہے (عصر کا وقت)
- لفظ عَصْر میں تیزی سے گزرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے
- عَصَرَ یَعْصِرُ ، عَصْرًا - نچوڑنا (جیسے پھلوں سے رس کا نچوڑنا)
- اِعصار – تند و تیز ہوا- cyclone ; hurricane

وَالْعَصْرِ ۙ ①

- اردو میں: عصر، ہم عصر، معاصر (Contemporary) ، عصرانہ (عصر کے وقت کا کھانا)

زمانے (وقت) کے لیئے قرآن میں دوسرے الفاظ

- دَهُر: زمانہ ٔ کائنات۔ (Serial Time) جب سے سے کائنات شروع ہوئی ہے اس وقت سے لیکر اختتام تک کا وقت۔ (زمانے کا پھیلاؤ)
- لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ ۔ (مسلم) دہر کو برا بھلا نہ کہو اللہ تعالیٰ ہی دہر ہے
- فرقہ دہریہ: وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ۔ کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا ہی کی ہے کہ (یہیں) مرتے اور جیتے ہیں اور ہمیں تو گردش ایام (زمانہ) مار دیتا ہے

وَالۡعَصۡرِ ۙ ۝١

زمانے (وقت) کے لیئے قرآن میں دوسرے الفاظ

- قَرْن: سو سال کا عرصہ - ایک زمانے کے لوگ۔ ایک نسل کے بعد دوسری نسل خَيْرُالْقُرُونِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُم ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُم متفق علیہ
- حُقْبَہ : اسی سال کو عرصہ یا اس سے زائد مدت ــ طویل مدت، غیر معینہ مدت (جمع حقب اور احقاب بمعنی مدتوں)

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا 22 لِلطَّاغِينَ مَآبًا 23 لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا

بیشک دوزخ گھات میں ہے۔ سرکشوں کا وہی ٹھکانہ ہے۔ اس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے

وَالْعَصْرِ ۙ ①

- اس سورۂ مبارکہ کا آغاز ایک قسم سے
- قسم ہمیشہ تاکید کے لیئے - اللہ کا فرمان ہی تاکید - مزید تاکید قسم سے
- قَسم سِے اصل مقصود شہادت اور گواہی ہوتی ہے
- اللہ کی قسم سے مراد یہ کہ میں یہ بات اللہ کو گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں
- اللہ جس چیز کی قسم اٹھاتا ہے - وہ اس چیز کے تقدس کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اس سے مراد - اس چیز کی آنے والے مضمون/بات پہ شہادت ہے
- وَالْعَصْرِ - "زمانہ گواہ ہے" یعنی آگے آیت میں جو حقیقت بیان کی جا رہی ہے اس پر زمانے کو بطور گواہ کے پیش کیا گیا۔

وَالْعَصْرِ ۙ ①

- **عصر** - زمانہ (Time) - لفظ عصر میں اس کے مرور اور اس کی تیز رَوی کی جانب اشارہ ہے
- دن کے اوقات میں عصر وہ وقت ہے جب دن تیزی سے ڈھل رہا ہوتا ہے اور ختم ہوا چاہتا ہے
- اب "**وَالْعَصْرِ**" کا ترجمہ : "تیزی سے گزرنے والا زمانہ گواہ ہے"
- بڑا چونکا دینے کا انداز۔ انسان کو متوجہ کیا جا رہا ہے کہ یہ وقت در حقیقت بہت تیزی سے گزر رہا ہے۔ تمہاری اصل پونجی یعنی مہلتِ عمر تیزی سے ختم ہو رہی ہے

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اِک اور گھٹا دی

وَالْعَصْرِ ۙ ﴿١﴾

- ہم جو کچھ بھی اچھا یا برا فعل کرتے ہیں اور جن کاموں میں بھی ہم مشغول رہتے ہیں، سب کچھ اس محدود مدت عمر ہی میں وقوع پذیر ہوتا ہے جو دنیا میں کام کرنے کے لیے دی گئی ہے
- ہمارا اصل سرمایہ تو یہی وقت ہے جو تیزی سے گزر رہا ہے
- " میں نے سورۃ عصر کا مطلب ایک برف فروش سے سمجھا جو بازار میں آواز لگا رہا تھا کہ " رحم کرو اس شخص پر جس کا سرمایہ گھلا جا رہا ہے" ت ك
- یہ سن کر میں نے کہا یہ ہے والعصر، اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۔ کا مطلب۔ عمر کی جو مدت انسان کو دی گئی ہے وہ برف کے گھلنے کی طرح تیزی سے گزر رہی ہے۔ اس کو اگر ضائع کیا جائے، یا غلط کاموں میں صرف کر ڈالا جائے تو یہی انسان کا خسارہ ہے"۔

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۙ ٢

إِنَّ - بے شک

الْإِنْسَانَ - انسان   Man (Mankind)

لَفِي خُسْرٍ - یقینا خسارے میں ہیں

وَالْعَصْرِ ۙ ① اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ ②

زمانے کی قسم، درحقیقت انسان بڑے خسارے میں ہے

By (the Token of) Time (through the ages),
Most surely Man is in loss,

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾

- انسان کا لفظ یہاں اسم جنس کے طور پر استعمال کیا گیا ہے اور اس کا اطلاق افراد، گروہوں، اقوام، اور پوری نوع انسانی پر یکساں ہوتا ہے
- جس انسان کے **خسارے** کی بات ہو رہی ہے وہ کوئی ایک انسان نہیں، نہ کسی خاص قبیلے کا نہ وہ کسی گروہ کا نام ہے نہ کسی خاص علاقے کا رہنے والا ہے بلکہ اس سے مراد نوع انسانی کا ہر فرد ہے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ واحد ہو یا جمع۔ وہ اس وقت تک خسارے میں رہے گا جب تک وہ ان چار صفات کو اختیار نہیں کرلیتا جو آگے بیان کی جارہی ہیں۔
- **خُسۡرٍ**- یہ خسارہ کسی محدود معنی میں نہیں، نہ ہی تجارتی، زرعی خسارہ یا ملازمت کا نقصان یا کسی اتفاقی حادثے سے پیش آنے والا نقصان، بلکہ یہ ایسا خسارہ ہے جو قرآن کریم فلاح کے مقابلے میں استعمال کرتا ہے

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾

- اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ جوابِ قسم ہے
- یعنی جس بات پہ زمانے کو گواہ بنایا گیا ہے وہ یہ ہے (کہ بنی نوع انسان خسارے میں ہے)

زمانہ انسانی خسارے پر کس طرح گواہ ہے؟

- زمانہ انسان کی تخلیق سے لیکر انسان کی حیات دنیوی اور اس کی پوری تاریخ اور اس کے جملہ مراحل کا چشم دید گواہ ہے
- انسان کی ہلاکت و تباہی اور خسران حقیقی کا اصل سبب یہ ہے کہ اس پر غفلت طاری ہو جاتی ہے اور وہ اپنے ماحول اور اپنے فوری مسائل ومعاملات میں الجھ کر گویا گمشدگی کی سی کیفیت سے دوچار ہو جاتا ہے

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِىۡ خُسۡرٍ ۙ ﴿۲﴾

زمانہ انسانی خسارے پر کس طرح گواہ ہے؟

- یہ تیز رفتار زمانہ شہادت دے رہا ہے کہ یہاں مذکور چار صفات سے خالی ہو کر انسان جن کاموں میں بھی اپنی مہلت عمر کو صرف کر رہا ہے وہ سب کے سب خسارے کے سودے ہیں۔
- امتحان کے مقررہ وقت میں اپنا پرچہ حل کرنے کے بجائے جو طالب علم کسی اور کام میں وقت گزار رہا ہو، کمرے کے اندر لگے ہوئے گھنٹے کی ٹک ٹک اور یہ گزرتا ہوا وقت بتا رہا ہے کہ وہ اپنا نقصان کر رہے ہے، نفع میں صرف وہ طالب علم ہے جو اس وقت کا ہر لمحہ اپنا پرچہ حل کرنے میں صرف کر رہا ہے۔

اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ۵

اِلَّا الَّذِيۡنَ - سوائے ان لوگوں کے (جو)

اٰمَنُوۡا - ایمان لائے

وَعَمِلُوا - عمل کیئے عَمِلَ يَعۡمَلُ عملاً عمل کرنا (ارادۃً کوئی فعل کرنا)

الصّٰلِحٰتِ - نیک مراد وہ تمام نیکیاں جن کا حکم شریعت نے دیا ہے

- صلح: درست، باترتیب، نیکی (فسد / فساد کی ضد)
- اردو میں: اصلاح (بہتری، اصلاح کرنا)، مصلحت، مصالحت، اصلاحات (Reformation)، صالح (نیک)، صالحین

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۵

وَتَوَاصَوْا - اور باہم تلقین کی   مادہ - و ص ي

- وصی: حکم دینا، متوقع واقعہ پیش آنے سے قبل ناصحانہ انداز میں ہدایت کرنا، نصیحت کرنا
- تَوَاصَی یَتَوَاصِی : ایک دوسرے کو وصیت کرنا   III - تفاعل
- وصیت: مرتے وقت یا سفر کو جاتے وقت کچھ سمجھانا، اخیر نصیحت کرنا
- وصیت نامہ: تحریری وصیت

بِالْحَقِّ - حق کی

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ ③

وَتَوَاصَوْا - اور باہم تلقین کی

بِالصَّبْرِ - صبر کی

- صبر: تنگی کی حالت میں قوتِ برداشت کا مظاہرہ
- کسی مطلوبہ چیز کے حصول کے لیئے برابر مصروفِ کار رہنا
- اس کا حصول - استقامت، ثابت قدمی اور مسلسل کوشش سے
- الصبیر: پہاڑ، اور بادل کا وہ ٹکڑا جو زیادہ دیر تک اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے
- صابرۃ: ایسی جماعت جو ثابت قدم ہو

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا
بِالْحَقِّ ۙ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ ۳

سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے، اور نیک اعمال کرتے
رہے، اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین
کرتے رہے

Except such as have Faith, and do righteous deeds, and (join together) in the mutual teaching of Truth, and of Patience and Constancy.

محمد اقبال

اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ۝۳

- خسارے سے استثناء
- اگرچہ بحیثیت مجموعی پوری نوعِ انسانی کا مقدر یہ ہے کہ وہ ہلاکت اور بربادی سے دوچار ہونے والی ہے لیکن اس میں ایک استثناء موجود ہے' اس خسارے سے نجات کی ایک صورت ممکن ہے۔
- خسران عظیم اور تباہی اور بربادی سے نجات کی چار شرائط
  - (1) ایمان (2) عمل صالح
  - (3) ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کرنا
  - (4) ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرنا

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ ﴿۳﴾

- نجات کی شرط اول - ایمان
- قرآن مجید میں محض زبانی اقرار ایمان کے معنی میں اگرچہ استعمال ہوا ہے لیکن اس کا اصل استعمال سچے دل سے ماننے اور یقین کرنے کے معنی میں
- اجمالاً - ایمان در حقیقت اکائنات کے ان تمام بنیادی حقائق کو تسلیم کر لینے کا نام ہے جن کی خبر انبیاء علیہ السلام نے دی ہے
- اللہ تعالیٰ کا وجود، اس کی صفاتِ کمال، بعث بعد الموت، حساب کتاب، جزا و سزا اور جنت و دوزخ ... جیسے امور کی دی گئی خبروں کی تصدیق کرنے اور ان کو تسلیم کر لینے کا نام ایمان ہے

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾

1. ایمان (تقاضے)

- اولاً - اللہ کو ماننا، کہ وہی ایک خدا ہے، خدائی میں کوئی اس کا شریک نہیں، وہی اس کا مستحق - کہ انسان اسکی عبادت، بندگی اور اطاعت بجالائے
- وہی قسمتیں بنانے اور بگاڑنے والا ہے، بندہ اسی سے دعا مانگے، اسی پر توکل کرے۔ وہی حکم دینے اور منع کرنے والا ہے۔ بندے کا فرض ہے کہ اس کے حکم کی اطاعت کرے اور جس چیز سے اس نے منع کیا ہے اس سے رک جائے
- ثانیاً- رسول کو ماننا، اس حیثیت سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا مامور کیا ہوا ہادی اور رہنما ہے، اور جس چیز کی تعلیم بھی اس نے دی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، برحق ہے، اور واجب التسلیم ہے۔ اسی ایمان بالرسالت میں ملائکہ، انبیاء اور کتب الٰہیہ پر، اور خود قرآن پر بھی ایمان لانا شامل ہے

اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۬ۙ وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ٪ ﴿۳﴾

○ ایمان (اثرات)

- ○ یہ ایمان اخلاق اور سیرت و کردار کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کر دیتا ہے جس پر ایک پاکیزہ زندگی کی عمارت قائم ہو سکتی ہے
- ○ جہاں سرے سے یہ ایمان ہی موجود نہ ہو وہاں انسان کی زندگی خواہ کتنی ہی خوشنما کیوں نہ ہو، اس کا حال ایک بے لنگر کے جہاز کا سا ہے جو موجوں کے ساتھ بہتا چلا جاتا ہے اور کہیں قرار نہیں پکڑ سکتا۔

اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ﴿۳﴾

2. عملِ صالح دائمی خسارے سے بچنے کا دوسرا تقاضا

- اسلام - محض ایک فلسفے ، نظریئے، Dogma یا Doctrine کا نام نہیں بلکہ ایک طرزِ حیات ہے، ایک دین ہے A code of life
- زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں اس کے احکام ہیں اور یہ ان پر عمل کرنے کی تقاضا کرتا ہے
- اسلام کے احکام کی اصل روح اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو تسلیم کرنا اس کو مطاع مطلق جاننا اور اپنے آپ کو اس کی اطاعت کے حوالے کر دینا ہے۔
- اور یہ حق اس وقت تک نہیں ادا ہو سکتا جب تک ان باتوں پر عمل کو لازم نہ کیا جائے جن کو صالحات کہا گیا ہے

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ ۳

ایمان اور عملِ صالح کا تعلق

- ایمان اور عملِ صالح قانون کے درجے میں اگرچہ دوالگ چیزیں لیکن حقیقت کی سطح پر یہ دونوں ایک وحدت ہیں
- قرآن میں ایمان اور عملِ صالح کا اکٹھا ذکر ۹۰ مرتبہ (لازم وملزوم)
- ایمان درحقیقت ایک بیج ہے جو دلوں کی زمین میں کاشت کیا جاتا ہے اور اس سے پیدا ہونے والی پیداوار اعمالِ صالحہ ہیں۔
- ایمان کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ظہور اعمالِ صالحہ کی شکل میں نہیں ہوتا تو وہ ایمان ایک مردہ بیج ہے جس کی تجدید ہونی چاہیے
- حقیقی ایمان کی تائید عمل صالح سے۔ اور عمل صالح وہ جس کی تہہ میں حقیقی ایمان کارفرما ہو۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ ③

ایمان اور عملِ صالح (اثرات)

- ایک مومن کے لیئے یہ دونوں لوازمات انفرادی طور پر مطلوب ہیں
- اس سے اسلام کی بنیادی صداقتوں کے ساتھ گہری وابستگی اور سیرت و کردار کے لیے مضبوط بنیاد فراہم ہو جاتی ہے
- ان کے نتیجہ میں اس کے اندر حُسنِ سیرت اور کردار کی بلندی کا نور جگمگانے لگتا ہے۔ اس کے دل و دماغ بھی روشن ہوتے ہیں اور اس کی زندگی کا ہر شعبہ اور اس کے رویئے کا ہر پہلو طاہر اور مطہر ہو جاتا ہے
- لیکن اسلام جس طرح کے کردار کا مطالبہ کرتا ہے اس کے لوازمات اس کے علاوہ بھی ہیں جن کا ذکر آیت کے آخری حصے میں

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ ۝۳

- حق کی نصیحت دائمی خسارے سے بچنے کا تیسرا تقاضا
- ایمان اور عمل صالح کی خصوصیات ، افراد میں انفرادی طور پر
- باہم ایک دوسرے کو حق اور صبر کی نصیحت ۔ اجتماعی کام
- لوگوں کو ایمان اور عمل صالح کے ساتھ فرد فرد بن کر نہیں رہنا چاہیے بلکہ ان کے اجتماع سے ایک مومن و صالح معاشرہ وجود میں آنا چاہیے۔
- اس معاشرے کے ہر فرد کو اپنی یہ ذمہ داری محسوس کرنی چاہیے کہ وہ معاشرے کو بگڑنے نہ دے، اس لیے اس کے تمام افراد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کریں۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ ۝۳

- حق کی نصیحت حق کیا ہے؟
- حق وہ بات جو سچی، مبنی بر عدل اور مطابق حقیقت ہو، یہ باطل کی ضد ہے
- (۱) ہر وہ شے جو فی الواقع موجود ہو (۲) اسی طرح ہر وہ شے جو عقلاً مسلّم ہو (۳) جو اخلاقاً واجب ہو اور (۴) وہ شے جس میں کوئی مقصدیت ہو
- اس کا اطلاق پورے دین حق پر بھی اور اس کی تعلیمات پر بھی
- قرآن مجید نے لفظ ”حق“ استعمال کر کے تواصی بالحق کے مفہوم کو انتہائی وسعت دی ہے

اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۬ۙ وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ٪ ﴿۳﴾

- تواصی بالحق کی وسعت
- چھوٹی سے چھوٹی حقیقت کے اعتراف اور اُس کی تلقین اور تبلیغ سے لے کر اس کائنات کے بڑے سے بڑے حقائق کا ادراک واعتراف اور ان کی تلقین و تبلیغ یہ سب چیزیں تواصی بالحق میں شامل ہوں گی
- اہل ایمان نہ صرف خود حق پہ جمے رہتے ہیں بلکہ وہ دوسروں کو بھی اس کی ہدایت و تلقین کرتے ہیں
- وہ ایسے بے حس نہیں ہوتے کہ باطل ابھر رہا ہو یا معاشرہ میں خلاف حق اور منکر باتیں عام ہو رہی ہوں اور وہ خاموش تماشائی بنے رہیں بلکہ وہ اپنی معاشرتی اور اجتماعی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے حق کی آواز بلند کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی اصلاح کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ ۳

○ تواصی بالحق کی اہمیت نتائج کے اعتبار سے

○ اگر معاشرے میں بگاڑ نے سر اٹھایا اور اس کی سر کوبی کے لیئے معاشرے میں اس کا کوئی اہتمام نہیں تو بہت جلد یہ معاشرہ اس کے وبال کا شکار ہو گا

○ اگر اجتماعی ماحول خراب ہے تو اس کی خرابی لازماً افراد کی زندگیوں میں سرایت کرے گی۔

○ اللہ تعالیٰ نے انسانی ہدایت کے اس نظام (اسلام) میں اس بات کا پوار اہتمام کیا ہے اگر برائی معاشرے میں جنم لے یا پنپ رہی ہو یا بغیر کسی چیک کے پھیلتی جا رہی ہو تو اس کو روکنا اور روکنے کی تدابیر کرنا معاشرے کے ہر فرد کی ایسی ذمہ داری جس کے ادا کیئے بغیر نجات کا تقاضا ادھورا ہو گا

اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ۵ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ۠ ؏ ﴿۳﴾

- تواصی بالحق کو کن دوسرے ناموں سے پکارا کیا؟
- تواصی بالحق میں کیا کیا شامل ہے؟
- دوسرے انسانوں تک **حق** کو پہنچانا - ایمان والوں کا فریضۂ منصب ہے
- اس کو قرآن میں مختلف اسالیب اور ناموں سے تعبیر کیا گیا ہے
- دعوت الی اللہ، انذار و تبشیر، شہادت علی الناس، اصلاح و نصیحت، تذکیر و تبلیغ، جہاد فی سبیل اللہ، اقامت دین، اعلائے کلمتہ اللہ، امر بالمعروف و نہی عن المنکر
- انہی باتوں کے چھوڑ دینے پر بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ نے داؤدؑ اور عیسیٰؑ کی زبان سے لعنت فرمائی كَانُواْ لاَ يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ ﴿۳﴾

○ تواصی بالحق

○ تواصی بالحق انسان کی شرافت کا بھی لازمی تقاضا ہے۔ اس لیے کہ جو حق کسی انسان پر منکشف ہوا ہے اور جسے خود اس نے اختیار کیا ہے اس کی انسان دوستی کا لازمی تقاضا ہے کہ اسے دوسروں کے سامنے بھی پیش کرے تاکہ زیادہ سے زیادہ انسان اس سے نفع اندوز ہوں اور اس کی برکتوں سے متمتع ہو سکیں.

○ اسی لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ یعنی تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں قرار پا سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ ۳

○ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ،
فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ. رَوَاهُ مُسْلِم

○ ”تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے تو اس کا فرض ہے کہ اسے بزورِ بازو (نیکی سے) بدل دے، پھر اگر اس کی قوّت نہ رکھتا ہو تو زبان سے ضرور منع کرے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو کم از کم دل سے ضرور مدافعت کرے (یعنی دل میں ضرور برا جانے اور اس کو نہ روک سکنے پر متأسف ہو) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔“

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ ﴿۳﴾

تواصی بالصبر

- حق کو قبول کرنے، اس کی حمایت کرنے، کلمہ حق کہنے اور راہ حق پر چلنے کے نتیجہ میں طرح طرح کی مشکلات پیش آتی ہیں، تکالیف اور مشقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مخالفتوں کے طوفان سے گزرنا پڑتا ہے۔ نقصانات بھی برداشت کرنا پڑتا ہے اور قربانیاں بھی دینا پڑتی ہیں
- اس لیے حق کے ساتھ صبر واستقامت، تحمل و بردباری اور عزم و حوصلہ کا ہونا بھی ضروری ہے۔ صبر کے مفہوم میں یہ تمام باتیں شامل ہیں اور اسی مناسبت سے صبر کی تلقین کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ ۝۳

- **تواصی بالصبر** - صبر کی تلقین سے انسانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے
- لوگوں کے اندر ایک اجتماعی احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہم سب کا ہدف واحد ہے، رخ ایک طرف ہے، اس طرح اس سے سب کو ایک سہارا ملتا ہے۔ اس راہ میں شریک لوگ باہم شیر و شکر ہو جاتے ہیں اور نہایت عزم، ثابت قدمی اور اپنے مقصد پر اصرار کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں
- اس سے کئی اور اجتماعی صفات بھی پیدا ہوتی ہیں او یہ کئی اسلامی اجتماعیت کے استحکام کے لئے ضروری ہیں کیونکہ اسلام اجتماعیت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسلام کا ظہور بھی ایک سوسائٹی کی شکل میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی سوسائٹی ہی نہیں ہے تو اسلام نہ ہوگا اور یہ سراسر خسارہ ہوگا۔

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾

- ایمان، عمل صالح، تواصی بالحق اور تواصی بالصبر
- نجات کے ناگزیر لوازم ہیں اور دوسری جانب خود باہم لازم و ملزوم ہیں
- ان چاروں غور کرنے سے یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ یہ چاروں ایک ہی وحدت کے ناقابل تقسیم پہلو ہیں۔ایک ہی کل کے اجزائے غیر منفک ہی
- ایمان اگر حقیقی ہوگا تو اس سے عمل صالح ضرور پیدا ہوگا
- عمل صالح اگر پختہ ہو جائے تو لازماً تواصی بالحق پر منتج ہوگا
- تواصی بالحق اگر واقعی اور حقیقی ہے تو تواصی الصبر کا مرحلہ لازماً آکر رہے گا۔یہاں تک کہ اس کی عکسی صورت (converse proposition) بھی بالکل درست ہے